ان ہی خوبیوں کے پیش نظر عورتوں کے متعلق اسلام کے متعدد قوانین ابھی حالیہ زمانے تک انگلینڈ میں اپنائے جارہے تھے۔ یہ سب سے منصفانہ قانون تھا جو دنیا میں پایا جاتا تھا۔ جائیداد، وراثت کے حقوق اور طلاق کے معاملے میں یہ مغرب سے کہیں آگے تھا، اور عورتوں کے حقوق کا محافظ تھا۔ ایک مغربی مفکرہ اسلام کے دیئے ہوئے حقوق کے بارے میں لکھتی ہے۔ ایک اور شخص N.L COULSEN لکھتا ہے کہ بلا شبہ عورتوں کی حیثیت کے معاملے میں خاص طور پر شادی شدہ عورتوں کے معاملے میں قرآنی قوانین افضلیت کا مقام رکھتے ہیں: ﴿للرجال نصيب مما ترك الوالدان والأقربون ،وللنساء نصيب مما ترك الوالدان والأقربون مما قل منه أو كثر نصيبا مفروضاO﴾(النساء:۷)۔ آیت مبارکہ میں عورت کے معاشی حقوق میں سے حق وراثت کا ذکر ہے۔

اسلام تاریخ انسانی کا وہ پہلا مذہب ہے جس نے عورت کی حیثیت کو ایک آزاد انسان کے طور پر تسلیم کیا اور معاشرتی و معاشی میدان میں حقوق دیئے۔ اسلام نے عورت کے معاشی حقوق کو مختلف شکلوں میں تسلیم کیا اور انکی ادائیگی کو یقینی بنانے کا اہتمام کیا۔ مشرکین عرب کا طریقہ تھا کہ جب کوئی فوت ہو جاتا تو اسکے بڑے بیٹے کو اس کا ترکہ مل جاتا، چھوٹی اولاد اور عورتوں کو محروم کر دیا جاتا۔ اسلام نے یہ ظلم ختم کر کے سب کو مساویانہ حیثیت دی اور ہر ایک کا حصہ مستقل طور پر مقرر و معین کر دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے ﴿يوصيكم الله فى اولادكم للذكر مثل حظ الانثيين﴾ (النساء:۱۱) اس آیت مبارکہ میں حق وراثت کا ذکر ہے۔ عورت کے اور بھی بہت سے معاشی حقوق ہیں۔ عورت کے معاشی حقوق کے بارے میں مذہب واخلاق کے انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے، "پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے یقیناً عورت کا مقام اس سے بہت زیادہ بلند کیا، جو اسے قدیم عرب میں حاصل تھا۔ خصوصاً عورت فوت ہونے والے خاوند کے ترکہ کا جانور نہیں رہی، بلکہ وراثت کی حقدار انسان بن گئی۔ ایک آزاد عورت کی طرح اسے دوبارہ شادی پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اسے طلاق ہو جائے تو اس کا خاوند اسے شادی کے موقع پر ملنے والی تمام چیزیں واپس کرنے کا پابند ہے۔

اسلام نے عورت کو جو کچھ حقوق و فرائض سونپے ہیں، وہ تمام تر اس کی جسمانی وروحانی صلاحیت اور تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔ یہی فطرت کا تقاضا ہے اور اسی میں عورت کے شرف، وقار اور عزت کی حفاظت بھی ہے۔ کافروں کے فنڈ پر پلنے والا N.G.O ٹولہ آج عورت کے حقوق کے نام پر جس قدر ڈالر اور پونڈ ہضم کر رہا ہے، اور اللہ پاک کے پسندیدہ دین کے سچے پیروکاروں پر "رجعت پسندی اور اساس پرستی" کی پھبتیاں کس رہا ہے اور "پاکستان کا مطلب کیا؟ لااله الا الله" کے تحت قائم شدہ حاکمیت اعلیٰ کی نظریاتی بنیاد پر کلہاڑیاں چلانے کی سعی نا مشکور کر رہا ہے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وضعی قانون کو کافر ممالک کے غیر انسانی وغیر اخلاقی خود ساختہ قوانین کے تابع کرانے کے لئے پیہم جدوجہد کر رہا ہے، وہ دراصل یہود و ہنود اور ملحدین و نصاریٰ کی غلامی کا حق ادا کر رہے ہیں جو عورت کو حقوق اور آزادی کا جھانسا دے کر رفتہ رفتہ